Submission of E-contents

1. Name: DR. MD. ZEYAUR RAHMAN
2. Designation: Associate professor,
3. Department/College: Urdu/S. Sinha College, Aurangabad
4. Subject: URDU
5. Course Type : (UG/PG/UG Vocational Courses/PG Vocational Courses/Medical/Para-Medical/LAw/Technical/ Educational/ Diploma) write anyone : PG
6. Course (B.A/B.Sc/B.Com/M.A./M.Sc/M.Com) write anyone :
   M.A. 4th sem Paper- 14
7. Title/Heading of e-content : IQBAL KI SHAIRY ME TALMIHAT
8. Image to be displayed with e-content (1125x750 in jpg or png only): drive link
9. PDF of e-content (in . pdf and < 10Mb) : drive link
10. URL from YouTube Video of e-content:
11. Whatsapp Number * 9431632576

NOTE: In Sr.No.9 &10, One must be filled.

Fill and send to munodalgaya@gmail.com

19-9-2020

اقبال کی شاعری میں تلمیحات

M.A, 4th Sem, Paper - 14

تلمیح شاعری کا نہایت اہم فنی وسیلہ ہے۔ اقبال نے بھی تلمیحات سے اپنی شاعری میں بہت کام لیا ہے۔ تلمیح ایک ایسی فنی تدبیر ہے جس سے لفظوں کی کفایت ہوتی ہے اور شاعر کسی واقعہ کی طرف اشارہ کرکے ایک جہانِ معنی تخلیق کر دیتا ہے۔ اقبال کے تلمیحات کا سرچشمہ قرآن، احادیث، تاریخ اسلام کے واقعات، پیغمبروں کی زندگی اور ان کے قصص و حکایات ہیں۔ وہ کبھی کلام پاک کی کسی سورت کا صرف حوالہ دے کر اپنی بات کہہ جاتے ہیں، کبھی اس سورت کے دو ایک لفظ استعمال کرتے ہیں اور بعض موقعوں پر صرف اشارہ کر دینا کافی سمجھتے ہیں۔ کبھی کسی واقعہ کی طرف اشارہ کرتے ہیں تو کبھی کسی بزرگ کا نام لے کر اپنی بات کی صراحت کر دیتے ہیں۔ اقبال نے اپنے کلام میں تلمیحات کا کثرت سے استعمال کیا ہے۔ یہاں چند مثالیں درج کی جاتی ہیں۔

ایک بار حضرت موسیٰ حضرت خضر کے ہم سفر تھے۔ اثنائے سفر میں حضرت خضر نے تین ایسے کام کیے جو حضرت موسیٰ کے لیے حیرانی کا باعث بنے۔ انہوں نے جس کشتی میں دریا پار کیا، منزل پر پہنچ کر اس میں سوراخ کر دیا۔ آخر سبب یہ معلوم ہوا کہ اس علاقے کا ظالم بادشاہ کشتیاں چھین لیتا تھا۔ یہ کشتی اسی عیب کے سبب محفوظ رہی۔ انہوں نے بے سبب ایک لڑکے کو قتل کر دیا، وہ جوان ہو کر اپنے نیک والدین کے لیے باعث ننگ بننے والا تھا۔ ایک گرتی دیوار کی مرمت کی کیونکہ اس کے نیچے یتیموں کا خزانہ دفن تھا اب وہ ان کے جوان ہونے تک محفوظ ہو گیا۔ ایک دریا کے کنارے اقبال کی حضرت خضر سے ملاقات ہوتی ہے۔ اقبال ان سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ کچھ سربستہ رازوں کے چہرے سے نقاب اٹھائیں۔ یہاں ضروری ہے کہ حضرت خضر کے علم کا اعتراف کیا جائے چنانچہ ایک مصرعے میں مندرجہ بالا تینوں واقعات کا ذکر کر دیتے ہیں کہ آپ کا علم تو اتنا وسیع ہے کہ اس پر پیغمبر بھی

حیران رہ جاتے ہیں:

کشتیٔ مسکین و جانِ پاک و دیوارِ یتیم ۞ علمِ موسیٰ بھی ہے تیرے سامنے حیرت فروش

نظر تھی صورتِ سلماں ادا شناس تری ۞ شرابِ دید سے بڑھتی تھی اور پیاس تری
تجھے نظارے کا مثلِ کلیم سودا تھا ۞ اویس طاقتِ دیدار کو ترستا تھا
مدینہ تیری نگاہوں کا نور تھا گویا ۞ ترے لیے تو یہ صحرا ہی طور تھا گویا
(بلال)

سنے کوئی مری غربت کی داستاں مجھ سے ۞ بھلایا قصۂ پیمانِ اولیں میں نے
لگی نہ میری طبیعت ریاضِ جنت میں ۞ پیا شعور کا جب جامِ آتشیں میں نے
کبھی میں غارِ حرا میں چھپا رہا برسوں ۞ دیا جہاں کو کبھی جامِ آخریں میں نے
(سرگزشتِ آدم)

غرض یہ کہ اقبال نے مختلف فنی تدابیر کے ذریعے اپنے کلام کو حتی المقدور دل نشیں اور پُر اثر بنایا۔ پھر اس شاعری سے اپنے خیالات کی اشاعت کا کام لیا۔ اقبال شعر کے فنی تقاضوں کی طرف اپنی التفات کا تذکرہ یوں ذکر بھی اہمیت ہے کہ وہ ہر جگہ اپنی بات کو زیادہ سے زیادہ پر اثر بنانے کے لیے کوشاں نظر آتے ہیں۔ چنانچہ حسب ضرورت وہ مختلف فنی تدابیر اختیار کرتے ہیں۔ کبھی تمثیل کا سہارا لیتے ہیں تو کبھی ڈرامائی عناصر سے تاثر پیدا کرتے ہیں۔ اور خاص طور سے اقبال اپنی شاعری میں تلمیحات کا بہترین اور بامعنی استعمال کرتے ہیں۔

DR. MD. ZEYAUR RAHMAN,
Associate Professor,
Deptt. of Urdu, S. Sinha College, Aurangabad
Course: M.A., 4th Sem Paper_ 14
Title/Heading of E-Content: IQBAL KI SHAIRY ME TALMIHAT
Whats app. No. 9431632576